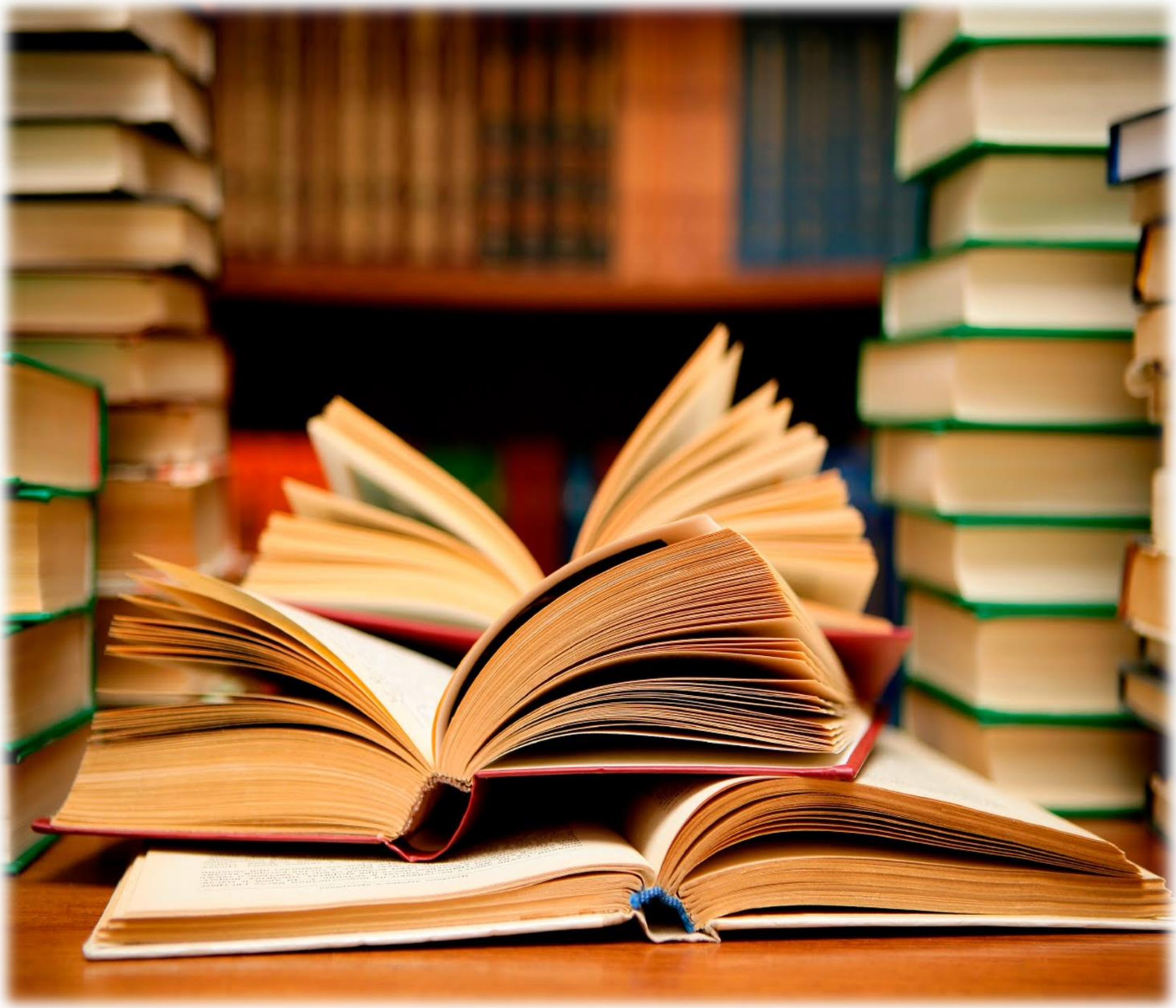


The Incoherence Of Atheist

Epistemology

Mufti Yasir Nadeem Al Wajidi SB

Summarized By:
Maulana Fazl Raheem SB

12/5/20

Darul Uloom Online

دوسرا سبجیکٹ :

اسباب علم Epistemology

پہلی کلاس:- علم knowledge کو Episteme کہتے ہیں، اور logos کے دو معنی ہیں: ا- کلمہ word ۲ - سبب reason۔ اسی سے اسباب علم Epistemology بنا ہے۔

کیا ہم جانتے ہیں؟ Do We now stuff?

کیا ہمیں کسی چیز کا یقینی علم ہے؟ (ایپسٹمالوجی میں علم سے مراد یقین certainty ہے)۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ: ہمیں علم اور جاننے کے لیے، چار اصول و بنیاد ہیں ان میں سے کسی ایک اصول کا پایا جانا ضروری ہے۔

ا - **سرٹینٹی Certainty** ایسی چیز کا جاننا جس کا انکار بہت مشکل ہو، وہ علم و یقین ہے۔

۲ - **ایوڈنس Evidence** اگر کوئی بات دلیل کے ساتھ ہو تو وہ علم ہے۔ ورنہ جہالت ہے۔

۳ - **پریکٹیکلٹی Practicality** اگر کوئی بات قابل عمل ہو تو وہ علم ہے۔

۴ - **براڈ اگریمنٹ Broad agreement** بڑی تعداد میں لوگ کسی بات سے متفق ہوں تو وہ علم ہے۔

ان چاروں اصولوں پر اعتراض کیا جاسکتا ہے۔

اعتراضات problems

ا - **خواب dream** : انسان جب خواب دیکھتا ہے تو وہ یہ فرق نہیں کر پاتا کہ وہ حقیقی زندگی میں ہے یا خواب دیکھ رہا ہے؟ حالانکہ خواب علم نہیں ہے۔ اس لیے پہلے اصول کی بنیاد پر جو کچھ معلوم ہو، ضروری نہیں کہ وہ علم ہو۔

اسی طرح میٹرکس Matrix ہے کہ ہم ایسے نظام میں رہتے ہیں، جس کو اندیکھی طاقتیں چلا رہی ہیں، ہم ان کے کنٹرول میں ہیں، گویا ہم روبوٹ ہیں، جو کچھ ہمارے آس پاس ہے یہ سب فیک اور جھوٹ ہے جیسے: ویڈیو گیمز میں ہوتا

ہے۔اس نظریہ کو ماننے والے آج بھی پائے جاتے ہیں۔"ٹیسلا "Tesla یہ ایک لگژری گاڑی ہے، اس کا مالک "ایلان مسک "Elon Musk بھی میٹرکس Matrix کا نظریہ رکھتا ہے، یہ اس وقت امریکہ کا مشہور سائنسسٹ اور بزنس مین ہے۔ ان لوگوں کے نزدیک کوئی چیز علم ہی نہیں۔ اب اگر ہم یہ تصور کرلیں کہ ہم میٹرکس میں ہیں تو ارد گرد کے چیزوں کا انکار مشکل ہے، مگر اسے کوئی بھی علم نہیں کہتا۔

۲ - **آتھینٹ سٹی Authenticity** : یعنی دلیل کی صحت۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ جو دلیل وہ پیش کر رہا ہے، وہ صحیح ہو۔ ہو سکتا ہے کہ غلط ہو، جھوٹ ہو، یا اس کے نزدیک تو وہ دلیل صحیح ہو، بقیہ لوگ اس کو صحیح نہ مانتے ہوں۔ اس لیے صرف کسی بات کا مدلل ہونا علم ویقین اور صحیح ہونے کے لیے کافی نہیں۔

۳ - **قابل عمل ہونا معیار نہیں ہے practicality is not a standard** : سرمایہ دارانہ نظام اور کمیونیزم وغیرہ قابل عمل ہیں، مگر اس کی وجہ سے وہ علم ویقین اور درست ہو یہ ضروری نہیں ہے، ایک بڑی تعداد ان نظام کو درست نہیں مانتی۔

۴ - **اتفاق کم ہی ہوتا ہےagreement is rare** : صرف اکثریت کا متفق ہونا یہ کسی چیز کے علم ویقین اور درست ہونے کے لیے ضروری نہیں۔ مثلاً کسی ملک کی اکثریت ڈکٹیٹر شپ سے متفق ہے اب ان کے اتفاق کی وجہ سے ڈکٹیٹر شپ کو علم ویقین اور درست نہیں کہا جا سکتا۔ اقلیت اس سے متفق نہیں اسلیے کہ ان پر ظلم ہوتا ہے۔

بہر حال مذکورہ چاروں اصولوں میں پرابلم موجود ہے۔ اس لیے سوال اب بھی ہے کہ "کیا ہم کسی چیز کو یقینی طور پر جان سکتے ہیں؟" اگر جان سکتے ہیں تو اس کا کیا معیار ہے؟

علم کیا ہے؟what is knowledge

تین شرطیں condition ہیں۔ ۱- **اعتقاد belief** ۲ - **سچ اور حقیقت Truth** ۳ - **دلیلJustification** یعنی کیسے پتہ چلا۔ تینوں کو اختصارا JTB کہتے ہیں۔ کسی بھی چیز میں یہ تینوں شرطیں موجود ہوں تو اسے علم ویقین کہہ سکتے

ہیں۔ مثلاً: کوئی ٹرمپ کا حامی کہے کہ "ٹرمپ ۲۰۲۰ء کا الیکشن جیت گیا" ابھی ووٹ کی گنتی counting جاری تھی، ٹرمپ نے پریس کانفرنس کرکے کہا کہ ہم الیکشن جیت چکے ہیں۔ کہنے والے کو اعتقاد ہے، اور ٹرمپ نے خود کہا لہذا دلیل بھی ہے، لیکن یہ سچ نہیں ہے، حقیقت اور واقع reality کے مطابق نہیں ہے، اس لیے کہ ابھی کاؤنٹنگ جاری ہے۔ لہذا مذکورہ جملہ علم نہیں ہے۔

اور اگر کوئی کہے کہ "مودی ۲۰۱۹ء کا انڈین الیکشن جیت گیا" اس کو اس بات پر اعتقاد و یقین ہے، دلیل بھی ہے کہ پورا میڈیا پرائم منسٹر لکھتا ہے، اور یہ واقع reality کے مطابق بھی ہے کہ کاؤنٹنگ کے مطابق فتح حاصل کر چکا ہے۔ یہ علم ہے۔ اس لیے کہ جس چیز میں JTB ہو اسے علم کہہ سکتے ہیں۔

اعتقاد Belief

۱ - اعتقاد belief ذہن میں ہوتا ہے (وجود ذہنی) یعنی کوئی چیز پہلے سے ذہن میں موجود ہو۔ لہذا راستے میں مثلاً پتھر دیکھ لیا، تو یہ اعتقاد belief نہیں ہے۔

۲ - انسان کا اعتقاد belief اس کے World View نظریہ کائنات کے مطابق ہوتا ہے۔

۳ - اعتقاد Belief کا حقیقت کے مطابق ہونا ضروری نہیں ہے۔ مثلاً: ہندوؤں کا World View نظریہ کائنات ہے کہ ایک ہی ذات کائنات بنا بھی دے اور نظام بھی چلائے وغیرہ وغیرہ یہ ممکن نہیں ہے۔ اس اعتبار سے ان لوگوں نے عقیدہ بنا لیا کہ اس کائنات کو بنانے والے، چلانے والے، عذاب نازل کرنے والے، یہ تین الگ الگ خدا ہیں۔ اور بقیہ معبودان تین خداؤں کے اوتار ہیں، لہذا سب کی عبادت کرتے ہیں۔ یہ ان کا اعتقاد ان کے ورلڈ ویو کے مطابق تو ہے۔ مگر حقیقت اور reality کے مطابق نہیں ہے۔

۴ -پوسٹ ماڈرنیسٹ post modernist کا اختلاف۔ ان کا نظریہ ہے کہ انسان کا اعتقاد ہی حقیقت ہے۔ لہذا ان کے یہاں ہندؤں کا نظریہ بھی صحیح ہے، اور اس کے مقابلے میں مسلمانوں کا عقیدہ بھی درست ہے۔

حقیقت Truth

• **سوفسطائیہ Sophists, Skeptics:** ان لوگوں کو ہر چیز میں شک اور وہم رہتا ہے۔ ان کے تین گروپس ہیں۔

۱ **-عنادیہ -:Academy Skeptics** ان کے نزدیک کچھ بھی حقیقت نہیں ہے، سب فیک ہے۔ یہ میٹرکس Matrix نظریہ کے حامل ہیں۔

۲ **-عندیہ -:Ancients Skeptics** ہر چیز میرے سمجھ پر موقوف ہے، ہم نے زمین کو آسمان سمجھا تو وہ آسمان ہے، آپ اس کا برعکس سمجھتے ہیں تو یہ بھی ٹھیک ہے۔ ان کی چند اصطلاحات terminology ہیں۔

• **معروضی حقیقت objective reality** مثلاً: ایک زمانہ آئیگا کہ زمین پر کوئی اللہ کا نام نہیں لے گا، اس وقت قیامت قائم ہوگی۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ کا وجود ختم ہو جائے گا- العیاذ باللہ- اللہ کا اپنا وجود ہے، چاہے کوئی مانے نہ مانے، اسی کو معروضی حقیقت کہتے ہیں۔

• **انفرادی حقیقت subjective reality** مثلاً: اگر کسی نے خدا کو مان لیا تو خدا ہے، اور کسی نے انکار کر دیا، تو یہ بھی ٹھیک ہے۔ اسی کو انفرادی حقیقت کہتے ہیں۔ عندیہ Ancient Skeptics اس کے وجود کو تو مانتے ہیں، مگر معروضی حقیقت کا انکار کرتے ہیں۔

• **فینامینا phenomena اور نامینا noumena** (لازم اور ملزوم):- امانوئل کانٹ Immanuel Kant کا نظریہ ہے کہ حقیقتیں دو قسم کی ہیں۔ phenomena یعنی ظاہر اور Noumena باطن۔ فینامینا کو تو جانا جا سکتا ہے، اور نامینا موجود تو ہے مگر اس کو ہم جان نہیں سکتے۔ نامینا موجود اس لیے ہے کہ بغیر باطن کے ظاہر نہیں ہو سکتا۔ لہذا کانٹ کے

نزدیک خدا تو موجود ہے، لیکن وہ کیا ہے؟ اس کا جاننا ناممکن ہے۔ کانٹ کے مطابق معروضی حقیقت objective reality نابینا ہے، اور انفرادی حقیقت subjective reality فینابینا ہے۔ لہذا اس کے نزدیک وہی چیز حقیقت ہے، جو معروضی طور پر حقیقت ہو۔ مثلاً ایک شخص خدا کا قائل ہے اور دوسرا منکر ہے، یہ اختلاف اسی وجہ سے ہے کہ وجود کی کوئی حقیقت ضرور ہے، ورنہ اختلاف ہوتا ہی نہیں۔ یہ اختلاف ہی اس بات کی دلیل ہے کہ objective reality ہے۔

۳ - لادریہ Pyrrohonian Skeptics : یہ ہر سوال کے جواب میں کہتے ہیں "لادری میں نہیں جانتا I do not know" اس نظریہ کے قائلین شاید ہی موجود ہوں۔

پوسٹ ماڈرنیسٹ postmodernist

پوسٹ ماڈرنیسٹ نے کانٹ کے نظریے کو اور آگے بڑھایا کہ "No Noumena" یعنی جب objective reality کو جاننا ممکن ہی نہیں ہے تو ہم اس کے بارے میں اعتقاد ہی کیوں رکھیں؟ ہم صرف subjective reality کو مانتے ہیں، ہم نے کسی چیز کا اعتقاد کر لیا وہ بھی حق، آپ نے جو اعتقاد رکھا وہ بھی درست, حقیقت ایک سے زیادہ multiple ہو سکتی ہے۔ اب اس طرح تو اختلاف کے وقت کیسے پتہ چلے گا کہ کس پر عمل کرنا ہے؟ تو پوسٹ ماڈرنیسٹ ایک دوسری اصطلاح لے کر آئی "اتفاق "Community agreement مثلاً: پوسٹ ماڈرنیسٹ سے سوال کریں کہ ارتقاء evolution ٹھیک ہے؟ ہاں درست ہے۔ اور جو ارتقاء کو نہیں مانتے؟ ان کا بھی نظریہ صحیح ہے۔ آپ کا کیا نظریہ ہے؟ evolution زیادہ بہتر ہے، اس لیے کہ کمیونٹی یعنی سائنسدانوں کا عام اتفاق ہے۔

اگناسٹکس Agnostics

اگناسٹکس ان کو کہتے ہیں: جن کو خدا کے موجود ہونے میں شک ہو۔ بقیہ چیز کو تو مانتے ہیں، سوفسطائیہ Skeptics کی طرح گئے گذرے نہیں ہیں۔ اس اصطلاح کو ہکسلے - Huxley یہ British فلاسفر اور evolution کا چمپئن اور

ڈارون کا اندھ بھگت تھا- نے 1869 میں پیش کیا۔ آج ملحدین کا یہ ایک بڑا ہتھیار ہے، اس اصطلاح کے پیچھے اپنے آپ کو چھپا لیتے ہیں، نہ خدا کا انکار کرتے ہیں اور نا ہی اقرار کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ ہم اگناسٹک ہیں۔

• اگناسٹکس اور ماڈرنیسٹ کا مشترکہ common نظریہ ہے کہ "حقیقت کی تعریف مشکل ہے۔ حقیقت کا حصول ناممکن ہےTruth cannot be achieved ۔" اور مثال پیش کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا کہ یہ سیب لال اور کھٹا ہے۔ دوسرے شخص نے کہا: نہیں یہ سیب سبز وہرا اور میٹھا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ ایک ہی کی بات درست ہے، اور ایک کلر بلائنڈ colour blind (رنگوں میں فرق نہ کرنے والا) کا مریض ہے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ دونوں کی آنکھ میں گڑبڑی ہو، اور سیب کا کوئی رنگ ضرور ہے لیکن ان دونوں کے اعتقاد کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔ لہذا ایک خدا کو مانتا اور ایک منکر ہے دونوں شخص صحیح ہیں، خدا کے وجود کی اہمیت نہیں رہ گئی۔

• جواب Response : آپ کا یہ جملہ "حقیقت کا حصول ناممکن ہے" خود ایک حقیقت ہے یا نہیں؟ اگر وہ کہے کہ حقیقت نہیں ہے، تو پھر آپ کا یہ جملہ خود ہی جھوٹ ہے۔ اور اگر کہے کہ حقیقت ہے، تو پھر کم از کم ایک حقیقت کو تو مان گئے، اب حقیقت کا حصول ناممکن کہاں رہا۔

• پوسٹ ماڈرنیسٹ کو ایک اور جواب response : ایرو اسپیس انجینئرنگ Aerospace engineering (جہاز بنانے کی فیلڈ) جہاز بنانے کا ایک ہی صحیح طریقہ ہے جو ایروڈائنیمکس aerodynamics کے اصول کے مطابق ہے ڈائنمکس حرکت کو کہتے ہیں۔ اور بقیہ طریقے غلط ہیں، جہاز اڑے گا نہیں۔ اگر حق ایک سے زیادہ multiple ہوتا، تو دوسرے طریقے پر بنا ہوا جہاز بھی اڑتا۔ اس لیے پوسٹ ماڈرنیسٹ کا نظریہ ہر جگہ نہیں چلے گا۔

اگناسٹکس Agnostics کو جواب

میں: آپ خدا کو سمجھنے کی کوشش کیسے کرتے ہیں؟

اگناسٹک: حواس senses سے۔

میں: خدا غیر محسوس ہے، لہذا آپ خدا کا انکار کریں۔ (اب وہ جواب بدلے گا)

اگناسٹک: خدا کو ہم عقل سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں

میں: خدا کے ہونے یا نہ ہونے پر عقلی دلیل پیش کریں

اگناسٹک: خدا کے نہ ہونے پر evolution ارتقاء دلیل ہے

میں evolution: تو حواس senses اور تجربہ experience سے ثابت ہے۔

اگناسٹک: خدا کا نہ ہونا حواس سے ثابت ہے، اور ہونا عقل سے۔ اب دونوں میں تضاد ہونے کی وجہ سے میں شک میں ہوں کہ مان لوں یا نہ مانوں.

میں: تو اگر ترجیح ممکن نہیں تو پھر شک درست ہے، لیکن ترجیح اگر ممکن ہو تو شک درست نہیں۔ اور ترجیح ممکن ہے چاہو تو عقل کی مانو، یا حواس کی۔ جس کو بھی مانو گے تم اگناسٹک نہیں رہو گے۔ اگناسٹک اسی وقت بن سکتے ہو، جب دونوں طرف کے دلائل اتنی طاقتور ہوں کہ تم طے نہ کر سکو کہ کس کو مانوں۔ اور ایسا عقل اور حواس کے دلائل میں نہیں ہوتا۔ ہم اہل اسلام عقل کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس لیے کہ عقل میں غلطی کا امکان نہیں ہے۔ (یہ بحث آگے آئی گی ان شاء اللہ) اور حواس میں غلطی ہو سکتی ہے۔ مثلاً پانی میں پین ٹیڑھا لگتا ہے، یہ حواس کی غلطی ہے۔

اگناسٹک سے ہمیں اس انداز سے بات کرنا ہے کہ تم شکی نہیں بلکہ منکر ہو، پھر آگے اس سے بات ممکن ہے۔ ورنہ وہ آپ کی ہر بات پر کہہ دے گا کہ آپ کی بات ٹھیک ہے، لیکن مجھے شک ہے۔

دوسری کلاس:

حق کا ارتباطی نظریہ

The coherence view of Truth

حق کے بارے میں پہلا نظریہ تھا کہ "حق کا حصول ممکن نہیں ہے"۔ یہ دوسرا نظریہ ہے کہ ایسا اعتقاد و عقیدہ جو ہمارے دیگر عقیدے سے مربوط ہو، وہ حق ہے۔ اگر یہ ربط نہ ہو تو وہ اعتقاد Belief حق نہیں کہلائے گا۔ اردو میں Cohere کے دو معنی ہیں: ا- ربط ۲- استحکام consistency۔ consistency اور coherence دونوں مترادف ہیں۔

مثلاً: ہمارا ایک نظام عقائد system of beliefs ہے، اس کے مطابق ہم نے ایک عقیدہ بنایا، اور اس کو لوگوں کے سامنے پیش کرنے کے لئے ایک جملہ اور بیانیہ statment بنایا۔ اب اس بیانیہ statment کی تحقیق کریں گے کہ یہ ہمارے دیگر اعتقادات کے مطابق ہے کہ نہیں؟ اگر ہے تو وہ حق ورنہ حق نہیں ہے۔ مثلاً: مادہ پرست Materialist کا کہنا ہے کہ ہر موجود مادی ہے، کوئی چیز غیر مادی نہیں ہوتی۔ اس لیے ان کا کہنا کہ "روح موجود نہیں ہے" یہ حق ہے، کیوں کہ یہ اس کے پہلے سے موجود اعتقاد کے مطابق ہے۔

اسی طرح پوسٹ ماڈرنیسٹ postmodernist کا نظریہ ہے کہ حق متعدد multiple ہے۔ اب اگر پوسٹ ماڈرنیسٹ مذمت کرتا ہے کہ "دہشتگردی Terrorism بہت بری چیز ہے" یہ اس کا جملہ حق نہیں ہے، کیوں کہ یہ اس کے پہلے سے موجود اعتقاد (حق متعدد multiple ہے) کے مطابق نہیں ہے۔ اس لیے کہ اسی کو کچھ لوگ دفاع وطن وغیرہ کہتے ہیں، اور اس کو صحیح جانتے ہیں۔ تو آپ اپنے پہلے اعتقاد کے مطابق دہشت گردی کی مذمت کیسے کرسکتے ہیں؟

مسلمان اس مذکورہ نظریہ theory کو نہیں مانتے۔ اس لیے کہ اس نظریہ میں حق باطل پر مبنی ہو سکتا ہے Truth can based on falsehood ہو سکتا ہے کہ پہلے سے موجود نظام عقائد ہی صحیح نہ ہو۔ مثلاً: ہندو کا کہنا کہ "گنیش مورتی کو دودھ پلانا ثواب کا کام ہے" پہلے سے موجود اس کے نظام عقائد کے مطابق ہے، اس لیے حق ہے، لیکن پہلے سے موجود نظام عقائد ہی غلط ہے۔ کیوں کہ شرک کو کسی بھی طریقے سے عقلی اعتبار سے ثابت justify نہیں کیا جا سکتا۔

حق کا مطابقی نظریہ

The correspondence Theory of Truth

ہمارے اعتقاد سے باہر بھی ایک عالم اور دنیا ہے، اب ہمارا کوئی جملہ اور بیانیہ statment اس باہر کے دنیا اور حقیقت Reality کے مطابق ہے تو وہ حق ہے ورنہ حق نہیں ہے۔ مثلاً: سچائی اور اخلاقیات ایک آفاقی چیز Truth is objective ہے، یہ ہمارے خیالات کے تابع نہیں ہے۔ اب اگر غیر مسلم کہے کہ "محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں" یہ جملہ حق تو ہے، اس لیے کہ حقیقت reality کے مطابق ہے۔ مگر علم نہیں ہے، اس لیے کہ JTB میں سے اعتقاد belief نہیں ہے، اس لیے کہ وہ اس کا عقیدہ نہیں رکھتا ہے۔

اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہ -رضی اللہ عنہا- کا نبی کریم ﷺ سے چھ سال کی عمر میں نکاح اور نو سال کی عمر میں رخصتی کو اسلام مخالف کہتا ہے کہ "یہ نکاح غلط ہے it is immoral". ہم اس سے سوال کریں گے کہ تمہارا یہ جملہ حق کے کس نظریہ theory کے اعتبار سے درست ہے؟ اگر وہ کہے کہ حق کے مطابقی correspondence نظریہ کے اعتبار سے میرا جملہ صحیح ہے۔ اچھا! تو تم ثابت کرو کہ اس عمر میں نکاح کا غلط ہونا آفاقی universal ہے۔ کیا ہر زمانے میں پوری دنیا کے اندر اس نکاح کو غلط سمجھا گیا ہے؟ وہ کبھی ثابت ہی نہیں کر سکتا۔

اور اگر کہے کہ میرا یہ جملہ statment حق کے پہلے نظریہ (ارتباطی نظریہ) کے اعتبار سے درست ہے۔ اور میرا پہلے سے نظریہ ہے کہ لڑکے اور لڑکی کا نکاح اس کی مرضی سے ہونا چاہیے نہ کہ ولی اور والدین کی مرضی سے۔ اور جب لڑکی چھوٹی ہو تو اس کی کوئی رائے ہوتی ہی نہیں ہے۔

حضرت عائشہ -رضی اللہ عنہ- کا نکاح ابو بکر صدیق -رضی اللہ عنہ- کے مرضی سے ہوا۔ ٹھیک ہے، یہ جملہ تمہارے اعتبار سے تو درست ہے، لیکن یہ ضروری تو نہیں کہ سب کے نزدیک درست ہو اس لیے کہ تمہارا جو نظام اعتقاد ہے ہو سکتا ہے کہ وہ اور لوگوں کے نزدیک درست ہی نہ ہو۔ اور یہاں صورتحال ایسی ہی ہے۔ لہذا تمہارا اعتراض ہی درست نہیں۔

اور اگر ہم مان بھی لیں کہ کوئی نہ کوئی عمر ہونی چاہیے جس میں اپنی مرضی سے نکاح کیا جائے۔ مثلاً: ۱۸ سال کم از کم عمر ہو۔ تو کیا یہ کوئی آفاقی حقیقت ہے؟ چائنا میں ۲۱ سال ہے، امریکہ میں بعض جگہ چودہ ہی سال ہے، معلوم ہوا کہ ۱۸ سال آفاقی حقیقت نہیں ہے۔ یا نکاح اس وقت ہو جب جسمانی اور ذہنی mentally and physically اعتبار سے پختہ mature ہو جائیں۔ تو پھر کہاں لکھا ہے کہ چودہ سال سے پہلے جسمانی اور ذہنی طور پر پختہ mature نہیں ہو سکتے؟ پہلے بھی ہو سکتے ہیں اور زیادہ وقت بھی لگ سکتا ہے۔ اور یہ تم ثابت بھی نہیں کر سکتے کہ رخصتی کے وقت، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جسمانی اور ذہنی طور پر mature نہیں تھیں۔

حق کا اسلامی نظریہ

Islamic Theory of Truth

"الحق ھو الحکم المطابق للواقع A proposition that matches the reality"۔ proposition کہتے ہیں ایسی چیز کو جس کو مختلف انداز سے پیش کیا جا سکتا ہو، لیکن اس کی حقیقت نہ بدلے، اسی کو علم کلام میں قضیہ کہتے ہیں۔ بہر حال وہ قضیہ proposition جو حقیقت reality کے مطابق ہو، وہی حق ہے۔ مثلاً: محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں،

یہ حقیقت reality کے مطابق ہے، اس لیے یہ حق ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں، یہ حقیقت کے مطابق نہیں ہے، اس لیے حق نہیں ہے۔

• ہر حقیقت کا مکمل ادراک Perceive نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ ارشاد باری ہے: "ولا یحیطون بہ علما" اللہ کو مکمل طریقے سے نہیں جان سکتے۔ پتہ چلا کہ کچھ حقیقتیں ایسی ہیں، جن کو مکمل طور پر نہیں جانا جا سکتا۔ جنت و جہنم وغیرہ کے بارے میں ہم اتنا ہی جانتے ہیں جتنا ہمیں بتایا گیا، مکمل طور پر نہیں جانتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پوری دنیا اس بات پر متفق ہے کہ "ہمارا وجود محدود limited ہے، محدود جگہ اور محدود زمانے میں ہے۔ اور اس بات کو بھی سب لوگ مانتے ہیں کہ "ایک محدود limited، لا محدود Unlimited کا مکمل ادراک نہیں کر سکتا"۔ اللہ لا محدود ہے، اس لیے ہم اللہ کو مکمل طور پر نہیں جان سکتے، جتنا اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا، اتنا ہی جانتے ہیں۔

دلیل علم Justification

• کیا چیز دلیل نہیں بن سکتی What is not a justification؟

۱-تمنا Wish مثلاً: میری خواہش ہے کہ فلاں مجھ سے محبت کرے، لہذا ثابت ہوا کہ وہ محبت کرتا ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے اس لیے کہ خواہش کسی چیز کی دلیل نہیں بن سکتی۔

۲-خوف A product of fear مثلاً: مجھے خدا کے سامنے پیش ہونے سے بہت ڈر لگتا ہے، لہذا خدا موجود نہیں ہے۔ یہ درست نہیں ہے، کیوں کہ خوف کسی چیز کے صحیح اور غلط ہونے کی دلیل نہیں۔

۳-غلط تصور Wrong perception مثلاً: دور سے سفید چیز دیکھی، اور کہا کہ وہ سفید بکرا ہے۔ یہ علم و یقین نہیں ہے، ہو سکتا ہے کہ وہ سفید چیز کچھ اور ہو۔

۴-اتفاقی حادثہ Luck or guesswork مثلاً: اس الیکشن میں فلاں پارٹی جیتے گی، اور اتفاقاً وہ پارٹی جیت بھی گئی۔ یہ

علم نہیں ہے، ایسا نہیں ہے کہ جب بھی آپ کہیں گے، جیت جائی گی، بس ایک اتفاق ہے۔ بہر حال مذکورہ چار چیزیں دلیل علم نہیں بن سکتیں۔

• اسباب علم Sources knowledge:-

۱- حواس senses۔ ۲- عقل Intellect۔ ۳- خبر صادق Testimony۔ ہمارے نزدیک علم ان تین چیزوں میں سے کسی ایک سے حاصل ہو گا

• حواس میں سے دیکھنا بھی ہے۔ اور دیکھنا تین قسم کا ہو سکتا ہے۔ ا

- دیکھنا حقیقی ہو (seeing that Factive) یعنی جیسا ہم دیکھ رہے ہیں ویسا ہی ہے۔ مثلا: کوئی شخص کافی کپ اور پیلے رنگ کو جانتا ہی نہیں، اس سے کہنا کہ " یہ کافی کپ پیلا yellow ہے"۔ تو اس کے صرف دیکھنے سے علم حاصل نہیں ہوا، اگرچہ دیکھنا حقیقی تھا۔

۲- دیکھنا حقیقی نہ ہو (Seeing as Representational) یعنی جیسا ہم دیکھ رہے ہیں ویسا نہیں ہے، بلکہ ویسا ہم سمجھ رہے ہیں: جیسے ایک پینسل ایسے گلاس میں رکھ دیں جس میں پانی ہو، اب ایسا شخص دیکھے جو یہ نہیں جانتا کہ پینسل سیدھی ہوتی ہے، وہ اس کو دیکھ کر سمجھ بیٹھے گا کہ پینسل ٹیڑھی ہی ہوتی ہے۔

۳- محض دیکھنا (Simple seeing Non-epistemic) مثلاً: ریلوے اسٹیشن خیالوں میں گم ہو کر جا رہے، بہت سے لوگ اور گاڑیاں وغیرہ گذریں، آپ نے دیکھا بھی، مگر یاد نہیں۔ اس دیکھنے سے کوئی علم حاصل نہیں ہوتا ہے۔

حواس پرستی Empiricism

جان لاک John Locke کا جملہ Statement ہے کہ:" ہر قسم کا علم حواس سے ہی حاصل ہو سکتا ہے

"All knowledge is derived from senses experience"۔ اب جو چیز حواس سے حاصل نہیں ہو سکتی، اس کے نزدیک وہ موجود ہی نہیں۔

اس میں دقت problem یہ ہے کہ ہم جو دیکھ رہے ہیں وہ Seeing that ہے یا Seeing as؟ یہ فرق کیسے معلوم ہو گا؟ فرق کرنا ممکن ہی نہیں ہے۔ مثلاً: تالاب کے بیچ میں ایک لکڑی گڑی ہوئی ہے، کسی نے دیکھا اور وہ تیرنا نہیں جانتا اب یہ شخص کیسے طے کرے کہ سیدھی ہے یا ٹیڑھی ہے؟ دور سے تو ٹیڑھی ہی نظر آ رہی ہے، مگر ضروری نہیں کہ وہ لکڑی ٹیڑھی ہی ہو۔ اس لیے یہ کہنا درست نہیں کہ سارے علوم حواس سے حاصل ہوں گے۔ امپر سزم میں اس کے علاوہ بھی کئی ایک پرابلم ہیں۔

تیسری کلاس:

عقلیت پرستیRationalism

- **شدت پسند عقل پرستRadical Rationalist**۔ان کا نظریہ ہے کہ "ہر طرح کے علم کا سبب عقل ہے All knowledge come from reason" حواس سے علم حاصل نہیں کر سکتے، البتہ حواسsenses عقل کے لیے مد د گار بن سکتے ہیں۔ افلاطونPlato بھی ان ہی میں سے ہیں.
- **عقل پسندRationalist**:ان کا کہنا ہے کہ "عقل بھی علم کا سبب ہے Some knowledge comes from reason too"یعنی حواس کی طرح عقل بھی علم کا سبب ہے۔

ہم مسلمانوں کا بھی یہی نظریہ ہے۔

تین دعوےClaims

۱-وجدانی استخراجIntuition/ Deduction Thesis

۲-فطری علمInnate knowledge Thesis

۳-فطری افکارInnate Concept Thesis

جو شخص ان تینوں دعوے کو مانتا ہو، وہ کامل عقل پسندRationalist ہے۔اور کوئی شخص کسی ایک ہی کو قبول کرے، اس کو بھی عقل پسند کہا جا سکتا ہے۔

وجدانی استخراجIntuition/Deduction Thesis

استخراجDeduction کلیات سے جزئیات پر استدلال کو کہتے ہیں۔ اورDeduction میں صغریٰ اور کبری(1st &

2nd premises) کا یقینی ہونا ضروری ہے۔ اگر دونوں درست ہیں تو نتیجہ Result بھی صحیح ہو گا مثلاً: زید انسان ہے، اور ہر انسان فنا ہونے والا ہے، لہذا زید فنا ہونے والا ہے۔

وجدان Intuition کی تین قسمیں ہیں:

۱-اخلاقی وجدان Moral Intuition: مثلاً: جانور کو بلاوجہ تکلیف دینا بری چیز ہے۔ سامنے والا شخص پوچھے کہ تکلیف دینا، کیوں برا ہے؟ بس برا ہے، ایک موقع ایسا آتا ہے کہ کسی چیز کو ثابت justify کرنے کے لئے دلائل Arguments نہیں دے پاتے، اندر سے بس اس کو جانتے ہیں کہ بس برا یا اچھا ہے، اسی کو وجدان کہتے ہیں۔

یہ ایسا علم ہے جس کا تعلق نہ تجربہ experience سے ہے، اور نہ ہی حواس senses سے۔ اس علم کا اظہار اس وقت ہوتا ہے جب ہم ایسا دیکھتے ہیں بچہ جب بڑا ہوتا ہے تو یہ وجدان اس کے اندر develop (ترقی) ہو جاتا ہے۔ یہ فطری علم نہیں ہے۔ اور ہر ایک کے وجدان کا ایک ہونا ضروری نہیں، الگ الگ بھی ہو سکتا ہے۔

۲-سیاسی وجدان Political Intuition: مثلاً: آپ کس طرح کے معاشرے Society میں رہنا چاہتے ہیں؟ اس سوال کا جواب الگ الگ ہو سکتا ہے۔ مثلاً: جس میں خوب مقابلہ competition ہو، تاکہ صرف اہل لوگوں کو ہی مواقع ملیں، اور ترقی ہو۔ دوسرا کہہ سکتا ہے کہ اس طرح بڑے گھرانے کو فوقیت دے دی جاتی ہے، غریب لوگوں کو مواقع نہیں مل پاتے۔ اس لیے میں ایسے معاشرے کا خواہشمند ہوں، جہاں انصاف ہو۔

ہمارے طرز زندگی کا سیاست سے بہت گہرا تعلق ہے، جیسے لوگ اقتدار میں ہوتے ہیں ویسا ہی اثر عوام پر پڑتا ہے، "الناس علي دين ملوكھم "یعنی لوگ اپنے بادشاہوں کے طرز عمل کو فالو کرتے ہیں۔

۳-باہمی وجدان Interpersonal Intuition: پہچان لینا کہ سامنے والا کیا چاہتا ہے۔ مثلاً: کسی کا چہرہ لال ہے تو آپ پہچان جاتے ہیں کہ یہ شرمندہ ہے۔ یہ یقینی اور ضروری نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ٹھنڈک سے چہرہ سرخ ہو۔ البتہ اخلاقی وجدان Moral Intuition یقینی ہوتا ہے۔ مثلاً: جانور کو لکڑی وغیرہ سے مار مار کر ہلاک کرنا باعث تکلیف

ہے۔(صغریٰ1st premise)۔اور تکلیف دینا برا ہے(کبری2nd premise)۔لہذا جانور کو مار مار کر ہلاک کرنا برا ہے(نتیجہResult)۔یہاں صغریٰ اور کبری کا تعلق وجدان سے ہے، اور دونوں یقینی بھی ہیں، اس لیے نتیجہ بھی یقینی ہے۔

فطری علمInnate knowledge Thesis

- فطری علم مثلاً: بچے کا دودھ پینا، جانور کے بچے کا چلنا۔ یہ تجربہExperienceاور حواسSensesسے آزاد ہوتا ہے۔
- فطری علم پیدائش کے وقت سے۔ اور وجدان پیدائش سے نہیں ہوتا
- فطری علم کہاں سے آیا؟ چونکہ فطری علم کا انکار نہیں کیا جاسکتا، -اگرچہ اس کی کوشش کی گئی-اس لیے ہر ایک نے اپنے اعتبار سے تاویل و تشریحInterpretationکیا ہے۔

۱-اب جو لوگ تناسخReincarnationمیں یقینBeliefکرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ پچھلے جنم سے آیا۔
۲-اور جو لوگ ارتقاءevolutionکا نظریہ رکھتے ہیں، ان کا ماننا ہے کہ یہ ارتقاء کے نتیجے میں آیا ہے۔ ۳-یہ خدا کا دیا ہوا ہے۔ یہی مسلمانوں وعیسائیوں اور یہودیوں وغیرہ-جو آسمانی کتابوں کو مانتے ہیں-کا نظریہ ہے۔

فطری افکارInnate Concept Thesis

کچھ افکار تجربہExperienceاور حواسSensesسے پیدا نہیں ہوتے۔ البتہ تجربہ یا حواس سے شعور کے پردے پر جلوہ افروز ہوتے ہیں

(Senses and Experience may trigger a process by which they are brought to consciousness) جیسے: وجود، اتحاد Unity، تبدیلی Change، دورانیہ اور فاصلہ Duration اور وقت Time وغیرہ۔ یہ ایسی چیزیں ہیں جن کو ہر سلیم الطبع اور نارمل انسان جانتا ہے- اگرچہ ہو سکتا ہے کہ وہ ان کی تشریح Interpretation نہ کر سکے- اس لیے کہ اللہ نے پیدائشی طور پر انسان کو ان چیزوں کا علم دیا ہے۔ بعض مرتبہ انسان ایک چیز کو جانتا تو ہے، مگر وہ چیز شعور کے پردے پر نہیں ہوتی، لیکن جب تجربہ ہوتا ہے تو وہ شعور میں آجاتی ہے۔ مثلاً: کسی سے پوچھیں کہ اتحاد Unity کسے کہتے ؟ تو وہ پریشان ہو جائے گا، لیکن جب بات اتحاد کی کریں گے تو وہ ایسی بات کرے گا جس سے اتحاد ثابت ہوتا ہے، اور کہے گا کہ ہاں! یہ تو بہت اچھی چیز ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پیدائشی طور پر اس کا علم اس کو تھا، لیکن شعور کے پردے پر نہیں آیا تھا۔

حواس پرستی بمقابلہ عقلیت پسندی

Rationalism Vs Empiricism

سترہویں صدی کے آغاز میں فلاسفر philosopher ان دو گروپ میں تقسیم ہو گئے تھے۔ آج کے دور کے ریشنلسٹ کی اکثریت کسی نہ کسی مذہب میں یقین belief رکھتی ہے۔ اور امپرسزسٹ کی اکثریت مذہب بیزار اور ملحدین Atheists کی ہے۔ پہلے ایسا نہیں تھا۔ بہر حال امپرسزسٹ کا کہنا ہے کہ علم حواس Senses سے ہی حاصل ہو گا، ریشنلسٹ کہے گا علم عقل سے حاصل ہو گا، ہم متکلمین کہتے ہیں کہ حواس اور عقل دونوں سے علم حاصل ہو سکتا ہے۔

- جان لاک John Locke نے یونانی زبان Greek language سے ایک اصطلاح نکالی "طبولہ راسا Tabula Rasa" اس کو انگریزی میں " بلینک سلیٹ Blank slate" کہتے ہیں۔ جان لاک نے کہا کہ انسان جب پیدا ہوتا ہے، تو اس کا دماغ بلینک سلیٹ ہوتا ہے، اس پر کچھ لکھا نہیں ہوتا ہے، وہ تجربہ Experience کے ذریعے رنگ بھرتا ہے۔

اور تجربہ Experience دو قسم کا ہوتا ہے: ا- حواس ظاہرہ Sensation مثلاً: دیکھ کر، کھا کر، چکھ کر جاننا۔

۲- حواس باطنہ Reflection یعنی جو آپ کے دماغ میں حسی علوم Sensation جمع ہو گئے، آپ ان کے درمیان ایک خاص قسم کا تعلق قائم کر کے بلینک سلیٹ میں رنگ بھر دیتے ہیں۔ مثلاً: "یونی کان Unicorn" - ایسا گھوڑا جس کے سینگ ہو یہ ایک افسانوی جانور ہے - موجود تو ہے نہیں، پھر ہم نے کیسے سوچ لیا؟ تو جان لاک کہتا ہے کہ سینگ اور گھوڑا کو تو دیکھا ہے، آپ نے دماغ میں موجود دونوں تصویروں کو ایک کر دیا - جیسا کہ فوٹو ایڈیٹنگ کرتے ہیں - اسی کو Reflection کہتے ہیں۔

- **ریشنلسٹ Rationalist کے یہاں دو طرح کی اصطلاحات Terminology ہیں:**

ا- **علم بالعلت A priori** یعنی کبھی ہم کسی چیز کو کسی سبب Reason کی وجہ سے جانتے ہیں۔ مثلاً: جانور کو مار مار کر ہلاک کرنا برا ہے، کیوں برا ہے؟ اس لیے کہ تکلیف دینا برا ہے۔

۲- **علم بلاعلت A posteriori** یعنی بہت سی ایسی چیزیں ہیں، جن کو ہم بغیر سبب کے جانتے ہیں۔ مثلاً: میرے ہاتھ میں موبائل ہے، تو میں نے جان لیا کہ میرے ہاتھ میں موبائل ہے، اس کے لیے کسی سبب کی ضرورت نہیں۔

- تجربہ experience سے علم حاصل ہوتا ہے۔ یہ فطری چیز ہے، انسان کو پیدائشی طور پر معلوم ہے

- ریڈیئٹر Radiator یہ ایک مشین ہے، جو گرمی میں ٹھنڈک پہنچاتی ہے، اور سردیوں میں گرم ہوا دیتی ہے۔ اب ایک بچہ گرمیوں میں اس کو ہاتھ لگاتا تھا، ٹھنڈک اس کو اچھی لگتی تھی۔ پھر سردی آ گئی اس نے اپنی عادت کے مطابق ہاتھ لگایا، اور ہاتھ جل گیا۔ اس نے ریڈیئٹر کو محفوظ جان لیا تھا کیوں کہ اس کے ذہن میں یہ بات ہے کہ "فطرت بے ترتیب نہیں ہے Nature is not chaotic" کہ ایسا نہیں ہوتا کہ ایک دن زمین زمین رہے، اور دوسرے دن آسمان بن جائے۔ اسی طرح یہ بھی ہے کہ "تجربہ experience سے علم آتا ہے" یہ بھی پیدائشی طور پر اس کے اندر

ہے، ورنہ دو تین کے بعد وہ ریڈ ئیٹر کو محفوظ نہیں سمجھتا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ تجربہ سے علم آتا ہے یہ a priori ہے، اور اس بچے نے ہاتھ لگا کر ریڈ ئیٹر کو ٹھنڈا سمجھا، یہ a posteriori ہے۔ اور تجربہ سے علم آتا ہے یہ فطری چیز ہے۔

امپر سزسٹ Empiricist کے دلائل Proofs

ا- فطری علم Innate knowledge/ Concept صحیح نہیں ہے۔ کیوں کہ کوئی چیز فطری ہے تو سب کو معلوم ہونا چاہیے، اور ایسا ہے نہیں۔ مثلاً: فطرت بے ترتیب نہیں ہے۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ یہ فطری علم ہے، لیکن آپ عام آدمی سے کہیں تو وہ نہیں سمجھ پاتا۔ تو پتہ چلا کہ سب کو معلوم نہیں، اور جو چیز سب کو معلوم نہ ہو وہ فطری کیسے ہو سکتی ہے؟

جواب Reason: ہر انسان جانتا تو ہے کہ فطرت بے ترتیب نہیں ہوتی، لیکن یہ چیز اس کے تحت الشعور میں ہوتی ہے، جب کوئی واقعہ پیش آتا ہے تو وہ چیز اس کے شعور کے پردے پر آجاتی ہے۔ یعنی وہ جانتا تو تھا لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ میں جانتا ہوں۔ اسی کو غیر شعوری علم Unconscious knowledge کہتے ہیں۔

جواب الجواب reason of reason: یہ تو تضاد Contradiction ہے کہ نہ جاننے کو جاننا کہا جائے۔

جواب جواب الجواب RRR: انکانسس نالج Unconscious کا ترجمہ نہ جاننا نہیں ہے، بلکہ اس کا مطلب ہے کہ علم کا اظہار نہ ہونا، اور علم وعدم ظہور علم میں کوئی تعارض نہیں ہے

.Knowledge and unable to recall knowledge are not Contradictory

چوتھی کلاس:

(امپرسزسٹEmpiricistکے مابقیہ دلائل)

۲- تمام سائینٹیفک ڈسکوریس (دریافتیں)scientific discoveries تجربہexperience سے حاصل ہوئی ہیں۔ یعنی آج دنیا کی یہ ترقی اور سہولیات سائنس کی بنیاد پر ہے۔ اور تجرباتExperiences دو قسم کے ہوتے ہیں:

۱-sensation کسی چیز کو حواسsenses کے ذریعہ جاننا مثلاً: دیکھ کر، سونگھ کر یا چکھ کر کوئی نتیجہ اخذ کرنا۔

۲-Reflection حواس کے ذریعہ ذہن میں جو معلومات جمع ہوچکی ہیں، ان کو ایک دوسرے سے جوڑنا اور ترتیب دینا۔

اسی وجہ سے امپرسزسٹEmpiricist کہتا ہے کہ، جب ہماری زندگی میں عقلreason کا کوئی دخل ہی نہیں ہے، تو ہم عقل کو ذریعۂ علم کیوں مانیں؟

• جوابResponse: اس سے انکار نہیں کہ سائنس کا ہماری زندگی میں بہت دخل ہے، لیکن سائنس کی بنیاد میتھمیٹکسMathmatics(علم ریاضی) ہے، اور اس کا تعلق عقل سے ہے۔

• جواب الجوابRR: عدد کو معدودcountable کے بغیر نہیں سمجھا جاسکتا مثلاً: دنیا میں کچھ بھی نہ ہوتا، صرف ایک دو تین گنتی ہوتی تو آپ نہیں سمجھ پاتے۔ کسی جگہ ایک ہی درخت ہو تو نمبر ایک ہی کا اطلاق(apply) کرسکتے ہیں، دو تین چار وغیرہ کو اپلائی نہیں کرسکتے، اور نہ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اور معدود کا تعلق حواسsenses سے ہے، اس کو دیکھتے اور چھوتےtouch کرتے ہیں۔ اس لیےMath ریاضی بھی اس وقت سمجھ میں آئے گی جب معدود موجود ہو۔

• جواب جواب الجوابRRR: Consept of Pi. Decimal numbers مثلاً: پائپ اس کی گولائی کو سرکم فرینسcircumference کہتے ہیں، اور پائپ کے درمیان سے ایک جانب سے دوسری جانب خط کھینچیں اس کو

Diameterاور قُطر کہتے ہیں۔ مثلاً ڈایامیٹر کی مسافت 8 انچ ہے اور ...3.14159265 سر کم فرینس کی value ہے۔ چاہے ڈایامیٹر کا فاصلہ جتنا بھی ہو (اور اس میں ایک ہی گنتی دو مرتبہ ایک ساتھ نہیں آتی۔ اور 3 پوائنٹ کے بعد جو نمبر ہے وہ بڑھتا رہتا ہےunlimited ہے۔)۔ اب 8 کو 3.14 سے ضرب Multiply دیں گے تو پائپ کی گولائی معلوم ہو جائے گی کہ اتنی انچ ہے۔ ریشنلسٹ Rationalist کہتے ہیں کہ کانسیپٹ آف پائی Consept of Pi میں جو سر کم فرینس کی ویلو value میں Decimal point یعنی ڈاٹ کے بعد جو نمبر ہیں وہ غیر محدود Unlimited ہیں، ان سب کا اطلاق سر کم فرینس پر ہوتا ہے، ان کو ہم سمجھ سکتے ہیں اگرچہ معدود پورا پورا موجود نہیں ہے۔ دیکھیے! یہاں عدد کو بغیر معدود کے ہم سمجھ لیتے ہیں۔ اس لیے یہ کہنا کہ معدود کے بغیر عدد نہیں سمجھا جا سکتا، یہ صحیح نہیں ہے۔

۳- امپر سزم Empiricism ایک سادہ simple نظریہ ہے، اور جو سادہ ہوتا ہے وہی بہتر ہوتا ہے Simple is better۔

جواب Response: ہم بھی مانتے ہیں کہ امپر سزم بہت آسان نظریہ ہے، لیکن اس سے یقینی علم حاصل ہو جائے یہ ضروری نہیں۔ کیوں کہ حواس Senses میں غلطی ممکن ہے (جیسا کہ پچھلے سبق میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے)۔ اسی طرح استقراء یقینی نہیں ہوتا ہے the problem of induction۔ (اور استقراء حواس سے حاصل ہوتا ہے) اور ہم ایسے علم کا تذکرہ کر رہے ہیں جو یقینی ہو۔

ریشنلسٹ Rationalist کے دلائل

1 - ڈیکارٹ Descartes کہتا ہے کہ:

"My perception of the Infinite, that is God, is in some way prior to my perception of the finite, that is my self -"

یعنی ہم سب محدود ہیں (پہلا مقدمہ 1st premise، اس سے کسی کا اختلاف نہیں ہے)۔ اور محدود finite کے لئے ضروری ہے کہ لا محدود Infinite کا تصور ہو (دوسرا مقدمہ 2nd premise اس لیے کہ محدود کسی بڑے

وجود سے نکلا ہے، اب اگر اس کو بھی محدود مانیں گے تو وہ بھی کہیں سے نکلا ہے، پھر وہ بھی کہیں سے نکلا ہے سلسلہ یوں ہی چلتا رہے گا اور یہ ممکنpossible نہیں ہے اس لیے یہ ماننا پڑے گا کہ ہمارے اوپر جو وجود ہے وہ لا محدود infinite ہے، اور اس کا تصور ہمیں ہے)۔ اور اس لا محدود کو محسوس نہیں کیا جا سکتا (تیسرا مقدمہ 3rd premise)۔ یعنی لا محدود کا تصور عقل ہی کے ذریعے حاصل ہو سکتا ہے، لہذا ثابت ہوا کہ عقل بھی ذریعہ علم ہے۔ یہ بہت مضبوط دلیل ہے، امپر سزسٹ اس کا جواب نہیں دے سکتے، اس لیے کہ اس عقلی دلیل کا جواب عقل کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ اب وہ عقلی جواب دیں گے تو ہماری بات تو ثابت ہی ہو جائے گی کہ تم نے بھی عقل کا استعمال کیا علم حاصل کرنے کے لئے۔ اس ڈیکارٹ کی دلیل کو حضرت نانوتوی رح نے جگہ جگہ استعمال کیا ہے۔

۲- حواسSenses کا وجدان سے تعلق Senses based knowledge requires Pre existing knowledge۔ امپر سزسٹ کے یہاں دو طرح کے دلائل ہیں ۱- **Inductive argument استقرائی منطق**- اور اس کا تعلق حواس سے ہے، اس کوsenses based knowledge بھی کہہ سکتے ہیں۔

۲- **Deductive argument استخراجی منطق**۔ اس کا تعلق ضروری نہیں کہ حواسSenses سے ہو مثلاً: دنیا بدل رہی ہے، اور ہر بدلنے والی چیز کی کوئی نہ کوئی ابتدا ہے، لہذا دنیا کا بھی نقطۂ آغاز ہے۔ حالانکہ ہم نے دنیا کی ہر چیز کو بدلتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔ اس عقلی دلیل کوDeductive argument کہتے ہیں۔

بہر حال دلیل یہ ہے کہ کسی بھیinductive argument کے قابل قبول ہونے کے لیے ضروری ہے کہ کسی چیز کا مختلف ماحول میں تجربہ کریں اور سب کا نتیجہ ایک ہی ہو۔ مثلاً: ایک شخص پانی کا تجربہ کرتا ہے، اس کو الگ الگ ماحول میں تجربہ کرنا ہے، اب وہ کس ماحول میں تجربہ کرے؟ مثلاً: ایک ماحول یہ ہے کہ کمرے میں تجربہ کرے، دوسرا ماحول یہ ہے کہ پہاڑ پر کرے، تیسرا ماحول یہ ہے کہ یورپ میں کرے، چوتھا ماحول یہ ہے کہ چھوٹے برتن میں کرے، پانچواں ماحول یہ ہے کہ جہاں تجربہ کرے وہاں کا درجہ حرارت معتدل و مناسب ہو وغیرہ وغیرہ بہت سارے ماحول

ہیں۔ پانی کے تجربہ کے لیے ان میں صرف آخری والا ماحول معتبر ہے۔
کیسے پتہ چلا کہ بقیہ ماحول قابل اعتبار نہیں ہیں؟ اگر آپ کہیں کہ حواس کے ذریعہ معلوم ہوا، تو لازمی طور پر ماننا پڑے گا کہ جتنے بھی ماحول ہو سکتے ہیں سب کا تجربہ کیا کہ یہ یہ قابل اعتبار نہیں ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اس لیے آپ کو ماننا پڑے گا یہ عقل کے ذریعے معلوم ہوا ہے نہ کہ حواس سے۔ اس سے ثابت ہوا کہ جہاں ہم حواس کے ذریعہ تجربہ experience کرتے ہیں، اس کے لیے پہلے سے معلومات کا حاصل ہونا ضروری ہے، اور وہ معلومات عقل ہی کے ذریعے حاصل ہوں گی۔

لہذا معلوم ہوا کہ عقل بھی ذریعہ علم ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا عقل ہمیشہ درست نتیجہ دے گی؟ نہیں، اس لیے کہ عقل کا بھی اپنا دائرہ ہے، عقل کو ہر جگہ استعمال نہیں کر سکتے، عقل کے بعد ایک تیسری چیز کی بھی ضرورت ہے جس کے ذریعے علم حاصل کیا جا سکے۔

استخراج کا مسئلہ Problem of Deduction

- پہلا مسئلہ 1st case:- زید انسان ہے (پہلا مقدمہ 1st premise)۔ ہر انسان فنا ہونے والا ہے (دوسرا مقدمہ 2nd premise)۔ لہذا زید فنا ہونے والا ہے (نتیجہ Result۔ نتیجہ نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں مقدمات میں جو لفظ ایک جیسا ہو، اس کو گرا دیتے ہیں جیسے: یہاں لفظ انسان ہے)۔ یہ نتیجہ بالکل درست ہے کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔

- دوسرا مسئلہ 2nd case:- زید انسان ہے، اکثر انسان خود غرض ہیں، لہذا زید خود غرض ہے۔ اب یہ نتیجہ ضروری نہیں ہے کہ صحیح ہو، اکثر انسان خود غرض ہیں تو اس سے یہ کہاں ثابت ہو گیا کہ زید بھی خود غرض ہے۔ حالانکہ دونوں مقدمہ درست تھا، پھر بھی نتیجہ یقینی نہیں نکلا۔

• تیسرا مسئلہ 3rd case:- میرا پین pen مرغی ہے، ہر مرغی کی دو ٹانگ ہے، لہذا میرے پین کی دو ٹانگیں ہیں۔ نتیجہ ضابطہ logic کے مطابق یہی نکلے گا، لیکن حقیقت میں یہ نتیجہ غلط ہے اس لیے کہ پہلا مقدمہ 1st premise ہی غلط ہے۔ Deduction یعنی منطق ہمیں یہ تو بتاتی ہے کہ نتیجہ اس طرح نکلے گا، پہلا مقدمہ اس طرح ہو گا، دوسرا اس طرح ہو گا لیکن یہ نہیں بتاتی کہ یہی نتیجہ حقیقت کے اعتبار سے درست ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ بعض مرتبہ حقیقت کے اعتبار سے نتیجہ بالکل درست ہوتا ہے، بعض مرتبہ دونوں مقدمات premises درست ہونے کے باوجود نتیجہ درست نہیں ہوتا، بعض مرتبہ ضابطے کے اعتبار سے نتیجہ درست ہوتا ہے مگر حقیقت کے اعتبار سے درست نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ امام غزالی رح نے کہا کہ "منطق ادراک حقیقت کا حتمی اور لازمی ذریعہ نہیں ہے"۔ یعنی حقیقت کو جاننے کا یہی ایک ذریعہ ہو ایسا نہیں ہے۔ (یہ الگ بات ہے کہ یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے متکلمین کے درمیان)۔ بہر حال عقل کا بھی اپنا دائرہ ہے، اور عقل بھی غلطی کرتی ہے، لہذا ضروری ہے کہ تیسری چیز ہو جو غلطی سے پاک ہو۔ اور وہ وحی revelation ہے۔

آخری کلاس:

عقل اور شریعت

عقل اور شریعت، دونوں ایک دوسرے کے کتنے مطابقharmonize ہیں؟ کیا شریعت کا کوئی حکم عقل کے خلاف ہو سکتا ہے؟ کیا عقلreason کی بنیاد پر شریعت کو جانچjudge سکتے ہیں یا نہیں؟ اس سلسلے میں علماء کی رائے مختلف رہی ہیں۔

- نقلtextual reasoning (قرآن وحدیث) ہمیشہ عقل پر مقدم ہوتی ہے۔ یعنی ایسا ہو سکتا ہے کہ اگر ہماری عقل کچھ کہے، اور شریعت کا حکم کچھ اور ہو تو ہم شریعت کو مانیں گے، عقل کی نہیں مانیں گے۔
- ایسا شریعت کا کوئی حکم نہیں ہے، جو عقل کے خلاف ہو۔ جب شریعت کا کوئی حکم، عقل کے خلاف ہی نہیں ہے تو پھر عقل کو نقل پر ترجیحpreference دینے کا کیا مطلب ہے؟

یہ دو طرح کی متضادcontradictory باتیں ملتی ہیں۔

اس کی حقیقت کو امام غزالی رح نے ذکر کیا ہے کہ کونسی چیز ہے جو ہم انسانوں کو دوسرے جانوروں سے ممتاز کرتی ہے؟ قدرت، ارادہ، امید اور خوف وغیرہ یہ جانور اور انسان دونوں میں پائے جاتے ہیں۔ ایک جانور میں قدرت وطاقت ہوتی ہے اور وہ اپنے ارداہ وخواہش سے کھاتا ہے، اسی طرح بہت سے جانور ایک جگہ سے دوسرے علاقے میں ہجرت کرتے ہیں اس امید سے کہ وہاں کھانے کو کچھ مل جائے گا، اور جانور ڈرتا بھی ہے۔ اس لیے ان چیزوں سے انسان، جانور سے ممتاز اور الگ نہیں ہو سکتا۔

دو صفات ہیں جن کے ذریعے انسان جانور سے ممتاز ہوتا۔ **۱-علم ۲-اس علم کی بنیاد پر ارادہ۔**

اور علم سے مراد، دنیااور آخرت کے احوال سے باخبر ہونا ہے۔ جانور کو تو بہت سی چیز کا علم ہو تا ہے مثلاً: شہد کی مکھی کو معلوم ہے کہ کس پھول سے رس لینا ہے۔ لیکن آخرت کی باتوں کا علم نہیں ہے۔ اور ملحد کو بھی یہ علم ہے، وہ آخرت کا انکار کر تا ہے کہ آخرت موجود نہیں ہے، گویا اس کو اتنا علم ہے کہ آخرت موجود نہیں ہے، اگرچہ یہ علم غلط ہے۔ اسی طرح عیسائی، یہودی اور ہندو وغیرہ سب آخرت کے احوال سے بحث ضرور کرتے ہیں، چاہے ان کی بات صحیح ہو یا غلط۔

اور ارادہ سے مراد ایسا ارادہ ہے جو علم کے اشارے پر ہو، خواہش کی بنیاد پر نہ ہو۔ بہت سی مرتبہ انسان کی خواہش ہوتی ہے مگر وہ علم کی وجہ سے نہیں کرتا مثلاً: سودی کاروبار کرنا چاہیے لیکن علم کہتا ہے کہ یہ گناہ کا کام ہے قرآن و حدیث کے حکم کے خلاف ہے، تو اس نے اس علم کی بنیاد پر ارادہ کیا کہ سودی کاروبار نہیں کروں گا۔

• علم کی حقیقت کیا ہے؟

امام غزالی رح فرماتے ہیں کہ علم، ایک آئینہ Mirror کی طرح ہے۔ آئینے کے سامنے جو چیز آتی ہے اس کا عکس آئینے میں آجاتا ہے، لیکن آئینے میں یہ کمی ہے کہ وہ عکس محفوظ نہیں رہتا، لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کے عقل میں حافظہ Memory کو بھی رکھا ہے جس سے چیزیں ذہن میں محفوظ ہو جاتیں ہیں۔ مثلاً: آپ نے چند مہینوں پہلے کسی سے ملاقات کی تھی، پھر دوبارہ اس شخص کو دیکھ کر آپ پہچان جاتے ہیں کہ یہ وہی ہے جس سے ملاقات ہو چکی ہے۔ اس لیے **علم کہتے ہیں: کسی چیز کے عکس کا ذہن میں محفوظ ہو جانا**۔ جس طرح آئینے میں کسی چیز کا عکس آتا ہے، البتہ آئینے میں اسی چیز کا عکس آتا ہے جس کو دیکھا جا سکتا ہو مثلاً: کتاب اور انسان اور جانور وغیرہ دنیا میں جتنے objects ہیں یعنی جن کو چھو سکتے ہیں ان کو ہم دیکھ بھی سکتے ہیں۔ لیکن ذہن کے آئینے میں سنی جانے والی چیزوں کا بھی عکس آتا ہے، اسی لیے کسی کی تقریر اور لکچر دوبارہ سنتے ہیں تو ہم فوراً سمجھ جاتے ہیں کہ یہ تو وہی تقریر ہے، جس کو میں نے سنا تھا۔ یہ ذہن اور آئینے میں فرق ہے، لیکن اس کے باوجود ذہن اور آئینے میں بہت سی چیزیں مشترک common ہیں۔ بہت سی

مرتبہ ایکobject کو آئینے میں دیکھنا چاہتے ہیں، لیکن نظر نہیں آتا، تو وہ کون سی وجوہاتReasons ہیں جن کی وجہ سے آئینہ انعکاسReflection نہیں کرتا؟

آئینے کے انعکاسReflectionنہ کرنے کے اسباب

۱-**میٹیریل(شیشہGlass)آئینہ نہ بنا ہو۔** گلاس پر پالش کرتے ہیں تب جاکر آئینہ بنتا ہے۔

۲-**آئینہ زنگ آلودRustyہو گیا ہو۔** زنگ آلود ہونے سے صاف نظر نہیں آتا، اور کبھی بالکل بھی عکس نظر نہیں آتا۔

۳-**محاذات نہ ہو یعنی**Object آئینے کے سامنے نہ ہو۔

۴-**حجاب اور رکاوٹ حائل ہو۔** مثلاً: آئینہ پر پردہ ہو۔

۵-**محاذات میں تو ہو، لیکن صحیح جہتDirectionنہ مل رہی ہو۔** مثلاً: آپ گردن کے پچھلے حصے کو دیکھنا چاہتے ہیں، لیکن آئینہ ایک ہی ہے، گردن کی طرف کریں یا سامنے دونوں صورتوں میں گردن کا پچھلا حصہ نہیں دیکھ سکتے، البتہ اگر ایک اور آئینہ ہو تو ایک گردن کے پیچھے اور ایک کو سامنے رکھ کر صحیح ترتیبOrganize دے لیں تو پھر آسانی سے دیکھ سکتے ہیں۔

یہ پانچ وجوہات ہیں، جن کی وجہ سے آئینہ کا انعکاسReflection نہیں ہوتا۔

اور یہ **پانچوں چیزیں ذہن اور عقل میں بھی منطبقapplyہوتی ہیں۔**

۱-**عقل ناقص ہو۔** مثلاً: چھوٹے بچے کا ذہن، اس کے سامنے امام غزالی رح کا فلسفہ بیان کرتے رہیں، اس کو کوئی فرق نہیں پڑتا، اسے اسی درمیان بھوک لگے گی روئے گا، اور کھلونا دیکھ کر خوش بھی ہو گا، وجہ یہ ہے کہ اس کا ذہن ابھی کچا ہے، ابھی آئینہ نہیں بنا ہے کہ کسی چیز کا انعکاسReflectionاس کے ذہن میں ہو۔

۲-گناہ کا ارتکاب۔ ایک انسان عاقل بالغ ہے، لیکن گناہوں کی کثرت کی وجہ سے اس کا ذہن زنگ آلود ہو گیا ہے، جس کی وجہ سے اچھی بات بھی سمجھ میں نہیں آتی۔ یہی وجہ ہے کہ متشدد ملحد مذہب کو چھوڑنے کے بعد گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں، آپ سمجھاتے رہیں، اس کو کچھ فرق نہیں پڑتا۔

۳-شریعت کی طرف توجہ نہ ہو۔ ایک انسان نارمل ہے لیکن پھر بھی بہت سی مرتبہ علم حاصل نہیں کر پاتا، اس لیے کہ وہ کمانے ہی میں لگا ہوا ہے، جس کی وجہ سے شریعت کی طرف توجہ نہیں دے پا رہا۔

۴-غلط عقائد حجاب بن جائیں۔ بعض مرتبہ انسان شریعت کی طرف متوجہ بھی ہوتا ہے، پھر بھی کسی کی اندھی تقلید کی وجہ سے ایک عام اور صحیح بات کو قبول نہیں کرتا، اس کو منع کریں کہ قبر کے سامنے سجدہ نہ کرو، اس میں اور شرک میں کیا فرق ہے؟ وہ نہیں مانے گا کہ یہ تو فلاں پیر صاحب نے کہا ہے۔

۵-معلومات میں صحیح ترتیب Organize دینا نہیں آتا۔ بعض مرتبہ پہلے سے معلومات حاصل ہوتی ہیں، لیکن صحیح ترتیب نہیں دے پاتے، جس کی وجہ سے ہمیں علم حاصل نہیں ہوتا۔

امام غزالی رح نے فرماتے ہیں کہ جو علماء کہتے ہیں اسلام کے سارے احکام عقل کے مطابق ہیں، اس سے مراد وہ عقل ہے جس میں مذکورہ بالا پانچوں وجوہات نہ ہوں۔ اور جو علماء کہتے ہیں کہ عقل اور شریعت میں کہیں تضاد Contradictory ہو تو شریعت کو ترجیح دیں گے، یہاں ایسی عقل مراد ہے جس میں مذکورہ بالا وجوہات میں سے کم از کم ایک وجہ ہو۔ اس لیے دونوں باتوں میں تضاد نہیں ہے بلکہ دونوں اپنی اپنی جگہ درست ہیں۔

خبر Testimony

ایپسٹمالوجی میں خبر کو Testimony کہتے ہیں۔ یہ بھی حواس اور عقل کی طرح سبب علم ہے۔ بہت سی مرتبہ کامل ترین عقل سے بھی علم حاصل نہیں ہو پاتا۔ جیسے: اسلام، عیسائیت، یہودیت اور ہندو وغیرہ سارے مذاہب کا یہی مقصد

ہے کہ جس ذات نے انسان کو پیدا کیا ہے ہم اس کی مرضی کے مطابق زندگی گذاریں۔ اور جب ہم اپنی عقل کے ذریعے سامنے موجود شخص کی مرضی یقینی طور پر نہیں جان سکتے، تو خدا کی مرضی کو کیسے جان سکتے ہیں؟ لہذا کسی تیسری چیز کی ضرورت پڑی، اور وہ یہی خبر Testimony ہے۔

• تقریباً دو سو سال تک خبر کو ذریعۂ علم تسلیم نہیں کیا گیا، بلکہ جان بوجھ کر چھپایا گیا، اس پر کوئی گفتگو ہی نہیں کی گئی، حالانکہ دو سو سال پہلے فلاسفرز کے درمیان یہ بحث ہو چکی تھی کہ خبر ذریعۂ علم ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ، اگر خبر کو ذریعۂ علم مان لیا تو پھر مذہب کا مسئلہ تو ثابت ہو جائے گا، اس لیے کہ تمام مذاہب خبر پر ہی موقوف ہیں، مسلمان کا کہنا ہے کہ قرآن نبی کریم ﷺ کے ذریعے ہم تک پہنچی ہوئی اللہ کی خبر ہے، اسی طرح انجیل اور تورات کے متعلق عیسائیوں اور یہودیوں کا بھی دعویٰ ہے- اگرچہ اس میں ان لوگوں نے تحریفات Distortions کر دی ہیں- اور ہم نے تو ساری پلاننگ مذہب کے کیس کو کمزور کرنے کے لیے بنائی ہے۔

Reductionism Vs Non-Reductionism

کسی چیز کو تقسیم کرنے کو تجزی اور Reduction کہتے ہیں۔ مثلاً: لیپ ٹاپ کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کرنا ہے، تو ایک ایک پرزہ اور پارٹ کھول کر دیکھنا پڑے گا۔

اور Non-Reductionism کسی چیز کو تقسیم کیے بغیر جان لینے کو کہتے ہیں۔

• **ریڈکشنسٹ Reductionist**: ڈیوڈ ہوم Devid Hume ریڈکشنسٹ ہے، وہ کہتا ہے کہ "خبر سے زیادہ انسانی زندگی میں کوئی دوسرا عام اور مفید ذریعہ علم Useful source of knowledge نہیں ہے۔" اسی طرح اس کا قول ہے کہ

”We form beliefs only because we have seen confirmed instances, it’s reduced to perceptually, meriorially and inferentially based Justification”

یعنی بہت سی مرتبہ ہم کسی خبر کا اعتقاد اپنے ذہن میں، محض اس وجہ سے بناتے ہیں کہ ماضی میں بھی اس کی باتیں صحیح نکلیں، کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ جب ہم اس خبر کو تقسیم کرتے ہیں تو تین بنیادیں ملتی ہیں:

۱-حواس کا استعمال Perception یعنی ہمارا اس کی بات کو سننا۔

۲-حافظہ Memory کہ گیارہویں مرتبہ یہ خبر دیا ہے تو یہ یاد ہونا ضروری ہے کہ دس مرتبہ اس کی خبریں درست تھیں۔

۳-استدلال inference، جب ایک شخص کی خبر دس مرتبہ درست ہے تو گیارہویں مرتبہ کیوں صحیح نہیں ہوگی؟

بہرحال ڈیوڈ ہوم کے نزدیک ایسی خبر جس میں مذکورہ تینوں چیز ہوں اس کو صحیح مانا جائے گا۔ اسی کو علم استدلالی Inferential knowledge کہتے ہیں۔ مثلاً: زید نے خبر دی کی، اور زید قابل اعتماد Reliable ہے اس لیے کہ وہ ہمیشہ سچ بولتا ہے، لہذا اس کی خبر بھی Reliable اور سچی ہے۔

ملحدین کبھی بھی ثابت ہی نہیں کر سکتے کہ -نعوذ باللہ- نبی کریم ﷺ نے جھوٹ بولا ہو، بلکہ مشرکین مکہ نے تو صادق و امین کے لقب سے یاد کیا ہے۔ اب ایسی ذات کی خبر کیسے جھوٹی ہو سکتی ہے؟ لہذا رسول ﷺ کی ہم تک پہنچی ہوئی وحی revelation ڈیوڈ ہوم کے اس فلسفہ کی روشنی میں ذریعۂ علم Source of knowledge ہے۔

سچی خبر کی دو قسمیں ہیں

۱-**خبر متواتر:** کسی واقعہ کا اتنے لوگوں نے مشاہدہ کر کے خبر دی کہ اتنے لوگ عام طور پر جھوٹ نہیں بولتے، پھر اگلی نسل generation میں بھی اسی طرح اتنے ہی لوگوں نے خبر دی، جب اتنے لوگ ہر نسل میں ایک خبر دیتے آرہے ہیں تو وہ جھوٹی نہیں ہو سکتی۔ اور ہم اس کا انکار نہیں کر سکتے، یہ علم ضروری Necessary knowledge ہے۔ مثلاً: ہم نے انگلینڈ نہیں دیکھا، لیکن بہت سارے لوگ انگلینڈ کی باتیں کرتے ہیں، اس لیے ہم ملک انگلینڈ کا انکار نہیں کر سکتے۔

۲-خبر رسول: رسول کے ذریعے دی جانے والی خبر، یہ علم استدلالی Inferential knowledge ہے کہ رسول وہ ذات جس کی تائید اللہ نے معجزات Miracles کے ذریعے کیا، اور ایسی ذات جس کی تائید خدا نے کی ہو وہ جھوٹا نہیں ہوسکتا، لہذا رسول کی بات ہمیشہ درست ہی ہوگی۔ یہ نظریہ Theory ریڈکشنزم Reductionism کا ہے۔

- * **نان-ریڈکشنسٹ Non-Reductionist:** * تھامس ریڈ Thomas Reid نان-ریڈکشنسٹ ہے۔ یہ کہتا ہے کہ "چھوٹا بچہ بغیر کسی تجربے Experience اور دلیل کے بغیر والدین پر اعتماد کرتا ہے". یہی وجہ ہے کہ ماں جو کچھ دے گی وہ پی لیتا ہے، یہ الگ بات ہے کہ کڑوا لگنے پر روتا بھی ہے۔ یہ ایک فطری چیز ہے، اور جیسے جیسے بڑا ہوتا ہے اس میں کمی آتی رہتی ہے، اب وہ اپنے تجربے اور عقل کی روشنی میں دیکھتا ہے کہ یہ بات صحیح ہے یا نہیں؟ پھر تھامس ریڈ کہتا ہے کہ

" Nature intends that our belief should be guided by the authority and reason of others before it can be guided by our own reason"-

یعنی فطرت یہ چاہتی ہے کہ ہمارا اعتقاد دوسرے کی اتھارٹی اور عقل کے ذریعے راہ یاب ہو، قبل اس کے کہ ہم خود اپنی عقل کے ذریعے غور و فکر کر کے درست راستہ حاصل کریں۔ اس کا مطلب ہوا کہ خبر کے ذریعے حاصل ہونے والا علم، علم ضروری Necessary knowledge ہے۔ اور ہمارے یہاں شریعت میں خبر رسول علم استدلالی ہے، اور خبر متواتر علم ضروری ہے۔

ان دونوں کو مغربی فلسفہ میں بنیادی حیثیت حاصل ہے، ڈیوڈ ہوم تو ملحدین کا امام ہے، یہ دونوں خود خبر کو ذریعۂ علم مانتے ہیں۔ پھر بھی ملحدین خبر کو ذریعۂ علم نہیں مانتے!!

وحی revelation

وحی بھی ذریعہ علم ہے، اس لیے کہ وحی بھی ایک طرح کی خبر ہے، اور خبر کا ذریعہ علم ہونا ثابت ہو چکا۔ لیکن وحی کو

ثابت کرنے سے پہلے، خدا کے وجود کو ثابت کرنا ضروری ہے۔ اس لیے کہ آپ وحی کو ایسے شخص کے سامنے ثابت ہی نہیں کر سکتے، جو خدا کا منکر ہو، جب وہ بنیاد foundation ہی کو نہیں مانتا، تو پہلی دوسری منزل کو کیسے مان لے گا؟ اس لیے پہلے اصول اور بنیادی باتوں Fundamentals کو ماننا ضروری ہے، چاہے عارضی hypothetically طور پر ہی قبول کرے۔

جب خدا کے وجود کو تسلیم کر لیا، تو اب ہم یہ ثابت کریں گے کہ حواس اور عقل ذریعہ علم تو ہیں، لیکن ناقص اور ناکافی ہیں۔ جیسا کہ ہم ثابت کر چکے ہیں مثال کے ساتھ کہ مذہب کا مقصد خدا کی مرضی جاننا ہے، اور اس کو حواس اور عقل سے یقینی طور پر جاننا ممکن ہی نہیں ہے۔ اس لیے یہاں تیسرا ذریعۂ علم یعنی خبر Testimony کی ضرورت ہے، اور ایسی خبر جو خدا نے دی ہو۔ اس لیے کہ میری مرضی کوئی دوسرا بتائے تو جب تک میں خود نہ بتاؤں اس کا یقینی طور پر صحیح ہونا ضروری نہیں ہے۔ لہذا وحی revelation کا ہونا عقل سے بھی ثابت ہے۔

ہاں! کچھ لوگوں کو یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ ٹھیک ہے خدا مرضی بتائے گا تو ہمیں اس کی مرضی کا علم ہو گا، لیکن جس طریقے پر خدا نے اپنی مرضی بتائی ہے کہ رسول کے دل میں بغیر کسی واسطہ یا فرشتے کے ذریعے وحی آتی ہے۔ یہ باتیں ہم نہیں مانتے ایک انسان کے دل میں خدا یا فرشتہ کیسے بات ڈال سکتا ہے؟ یہ چیز سائینٹیفک نہیں ہے، یہ سب اساطیر الاولین اور افسانے ہیں، اس پر ہم کیسے اعتماد کریں؟

جواب: دو مثالیں ہیں:

۱۔ میسمر Mesmer (پیدائش ۱۸۸۵) نے اینیمل میگنیٹزم Animal magnetism نامی تکنیک ایجاد کیا، اسی کو میسمرزم Mesmerism بھی کہتے ہیں۔ اگرچہ اس کے زمانے کے لوگوں نے اس کو قبول نہیں کیا۔ پھر جب جیمس بریڈ James Braid نے اس تیکنک کو سائینٹیفک بنیادوں پر ترقی دے کر اس کا نام ہپناٹزم Hypnotism رکھا۔

آج یہ سائینٹیفک اور سائیکالوجیکل حقیقت ہے، اور اس کے الگ الگ درجات Levels ہیں۔ ہپناٹزم کرنے والے

سائیکالوجسٹ ہپناٹائزڈ (جس کے اوپر ہپناٹزم کا عمل کیا جاتا ہے، عام طور پر ڈپریشن کے مریض کا علاج اس طرح کرتے ہیں) کو بیڈ پر لیٹا کر، اپنی تکنیک کے ذریعہ اس کے ذہن کو اس طرح اپنے کنٹرول میں لے لیتا ہے، کہ اس کے ذہن میں جو بھی بات ڈالنا چاہتا ہے وہ آسانی سے کر لیتا ہے، اور مریض اپنے ذہن کی بات سمجھ کر اسے قبول کر لیتا ہے، اس طرح وہ مریض ڈپریشن سے نکل جاتا ہے۔ البتہ یہ کوئی یقینی علاج نہیں ہے۔

بہر حال جب ایک انسان دوسرے انسان کے ذہن کو کنٹرول کر سکتا ہے، تو کیا وہ ذات جس نے انسانوں کو پیدا کیا، وہ انسان کے ذہن میں کسی بات کو کیوں نہیں ڈال سکتا؟ پھر تو آپ کو یہ ثابت کرنا پڑے گا کہ خدا خالق تو ہے لیکن قادر مطلق نہیں ہے۔ ورنہ آپ کو وحی کے طریقے پر اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔

۲-ڈیٹاٹرانسفرData Transfer: دو موبائل میں ظاہری طور پر کوئی ربط نہیں، لیکنBluetoothوغیرہ سے آسانی سے ڈیٹاٹرانسفر کر لیتے ہیں۔ اس پر ہمیں کوئی تعجب نہیں اس لیے کہ ہم یہ روزانہ دیکھتے ہیں، لیکن کوئی شخص اس سے ناواقف ہو تو وہ اس کا انکار کرے گا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بالواسطہ یا بلاواسطہ رسول کو اپنی باتوں کو ٹرانسفر کرتا ہے، اسی کو وحی کہتے ہیں۔

اور جس طرح سوپر اور بھاریHeavyڈیٹا کے لیے سوپر فون اور کمپیوٹر کی ضرورت ہوتی ہے، اسمارٹ فون میں ٹرانسفر نہیں ہو سکتا، ورنہ فون ہی ہینگ کرنے لگے گا۔ اسی طرح وحی کے ذریعہ جو علم آتا ہے وہ سوپرSuperعلم ہے، اس لیے یہ علم سوپر انسانSuper humanجس کے اندر پہلے اللہ تعالیٰ اس کو برداشت کرنے کی صلاحیت پیدا کرتے ہیں، وہی حاصل کر سکتا ہے، عام انسان برداشت ہی نہیں کر پائے گا۔ مذکورہ دو مثالوں کے باوجود، وحیrevelationکے طریقے پر اعتراض کرنا، تعصب اور حقیقت سے انکار کرنا ہے۔

جب وحیrevelationاور اس کا طریقہ ثابت شدہ ایک حقیقت ہے، تو اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ تبھی ہم اپنی زندگی خدا کی مرضی کے مطابق گذار پائیں گے۔

اب اگر کوئی کہے کہ خدا کی مرضی کو جاننا ضروری کیوں ہے ؟اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دنیا میں انسان کے علاوہ ساری چیزیں ایک نظام اور سسٹم کے تحت ہیں۔ لیکن انسان ہی ہے جس میں بے نظمی ہے۔

ملحدینAtheists کہتے ہیں کہ انسان بھی ایک جانور ہی ہے، بس سماجی جانورSocial Animal ہے۔ اگر انسان بھی صرف ایک جانور ہی رہتا تو دوسرے جانوروں کی طرح انسان بھی ایک نظام اور ترتیب کے ساتھ رہتا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے، بعض لوگ خدا کو مانتے، بعض نہیں مانتے۔ کچھ لوگ جیو اور جینے دو میں یقین رکھتے ہیں، تو کچھ نہ جیں گے اور نہ جینے دیں گے میں نظریہ رکھتے ہیں۔

یہ بے نظمی کیوں ہے ؟ یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو امتحان ہال میں بیٹھار کھاہے۔ اور امتحان میں ہمیں اختیار ہوتا ہے کہ صحیح آپشن کا انتخاب کریں یا غلط، کچھ لوگ صحیح آپشن کا انتخاب کرتے ہیں تو کچھ غلط، جس کی وجہ سے بے نظمی ہوتی ہے۔ لیکن امتحان ہال، اس کی روشنی اور ٹیبل وغیرہ کو کوئی اختیار نہیں ہوتا بلکہ ان کو اپنے نظام کے تحت رہنا ہے۔ اور جس طرح صحیح جواب دینے کے لیے استاذ اور ممتحن کی مرضی کا جاننا ضروری ہے، اسی طرح خدا کی مرضی کا جاننا بھی ضروری ہے۔